۶۰ سال پہلے

بادی النظر میں تو یہ حملہ صرف اوقات نماز ہی پر ہے لیکن غور سے دیکھیے تو معلوم ہو گا کہ یہ ایک بڑے خطرے کی ابتدا ہے۔ مسلمانوں کو پنج وقتہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب قریب اسی تواتر کے ساتھ پہنچی ہے جس کے ساتھ قرآن پہنچا ہے۔ جس طرح قرآن کی صحت پر ہمارا یقین و اذعان محض اس بنا پر ہے کہ اس کتاب کو ہزاروں آدمیوں نے حضورؐ سے سنا اور پھر لاکھوں کروڑوں آدمیوں نے صحابہ سے سنا اور ان کے بعد ہر گذرنے والی نسل سے آنے والی نسل کو قرآن انھی الفاظ کے ساتھ پہنچتا رہا' اسی طرح پنج وقتہ نماز کی فرضیت پر یقین کرنے کے لیے بھی ہمارے پاس اس سے زیادہ مضبوط اور مستحکم کوئی ثبوت نہیں ہے کہ ہزاروں آدمیوں نے آنحضرتؐ سے پنج وقتہ نماز کا حکم سنا اور آپ کے اقتدا میں اس پر سالہا سال تک عمل کیا—— اس تواتر سے جو یقین نماز کے معاملے میں حاصل ہوتا ہے' وہ اگر کسی شک ڈالنے والے کے شک ڈالنے سے متزلزل ہو جائے تو پھر اس یقین کو متزلزل کر دینا بھی کچھ مشکل نہیں جو قرآن مجید کے متعلق اسی تواتر سے حاصل ہوا ہے۔ بلکہ ہم تو یہاں تک کہہ سکتے ہیں کہ اگر ایسی متواتر خبر بھی شک و شبہ کی زد میں آسکتی ہو تو ایک شخص اس امر میں بھی شک کر سکتا ہے کہ آیا محمدؐ فی الواقع مبعوث بھی ہوئے تھے یا نہیں——

باطل کی طرف دعوت دینے والوں کا یہ عام قاعدہ ہے کہ وہ اپنی دعوت ضلالت کے تمام مقاصد کو بیک وقت بے نقاب نہیں کرتے بلکہ سب سے پہلے دین کے مسلّمات و یقینیات میں سے کسی ایک چیز پر حملہ کر کے اپنی پوری قوت صرف اسی کو متزلزل کرنے میں صرف کر ڈالتے ہیں۔ یہ ایک گہری نفسیاتی چال ہے۔ اگر وہ سب کچھ ابتدا ہی میں کھول دیں تو شاید کوئی مسلمان بھی ان کے جال میں نہ پھنسے۔ اس لیے وہ اپنے کام کی ابتدا شکوک و شبہات کی تخم ریزی اور یقینیات میں سے کسی ایک امر یقینی کی بنیاد ڈھانے سے کرتے ہیں۔ جو لوگ اس پہلے حملے کے مقابلے میں ثابت قدم رہ جاتے ہیں ان کا دین و ایمان تو ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔ لیکن جو کمزور طبیعت کے لوگ اس حملے کی تاب نہیں لا سکتے وہ پہلے مورچے پر شکست کھانے کے بعد ایسے مغلوب ہوتے ہیں کہ گمراہ کرنے والا ان کے یقینیات میں سے ایک ایک کو مسمار کرتا چلا جاتا ہے' اور وہ گمراہی کی آخری منزل تک اس کی پیروی کیے چلے جاتے ہیں۔

(ابوالاعلیٰ مودودی' جلد ۶' عدد ۴' جولائی ۱۹۳۵)